© rasailojaraid.com

گل شاہ حنیف خان سالک ایم اے

قرونِ وسطیٰ میں اسلامی کُتب خانوں کا نظام

اسلامی دنیا کی تاریخ میں کتب خانے کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ قرونِ وسطیٰ کے ابتدائی ادوار میں کتب خانہ کو مختلف ناموں سے ذکر کیا جاتا تھا۔ ان میں سے مشہور اسماء خزانۃ الحکمہ، دار الحکمہ اور بیت الحکمہ ہیں۔

ہارون الرشید متوفی ۱۹۳ھ کے عہد میں یہ سرگرمیاں انتہائی اعلیٰ مدارج پہ پہنچ گئی تھیں۔ اس عہد کی بیش بہا علمی ترقی اور کتابوں کے خزانوں سے ادبی نشستوں نے بھی بہت فائدہ اٹھایا۔ چنانچہ ہارون الرشید کے دربار میں ایک دفعہ ایک ممتاز نحوی الکسائی اور عالم دین ابو یوسف کے درمیان ایک مباحثہ ہوا۔ اس مباحثے میں الکسائی نے صرف نحو کے قواعد سے دینی مسائل حل کئے تھے۔ اور بہت سے قانونی سوالات کے جوابات دئے تھے۔ اور اسی وجہ سے خلیفہ مامون الرشید کے دور کو عربی ادب اعظمی عہد کہتے ہیں[۱]

چنانچہ علمی و ادبی ترقی کی وجہ سے کتب خانوں کا معیار بھی برابر بڑھتا رہا۔ اس طرح بڑے بڑے شہروں کی سب سے مزین اور اہم بازار وہ تھے جن میں کتب فروشوں اور الوراقین کی دکانیں بکثرت موجود تھیں۔

ان کتب خانوں کا وجود پہلے دورِ عباسیہ میں ہوا۔ اور پھر تمام اسلامی دنیا میں کثرت سے کتابوں کی دکانیں پھیل گئیں۔ بغداد کا تذکرہ کرتے ہوئے یعقوبی نے صرف محلہ وضاحسہ میں سو سے زائد کتاب خانوں کا ذکر کیا[۱]۔

قرونِ وسطیٰ کے کتب خانے مستقل تعلیمی اداروں کی حیثیت رکھتے تھے۔ چنانچہ علی بن یحییٰ منجم کے کتب خانے کا ایک طالب علم ابو معشر المنجم ہے جو خراسان سے مقاماتِ مقدسہ جاتے ہوئے یہاں ٹھہرا تھا۔ جب وہ کتب خانے میں داخل ہو گئے تو اس کی عظمت و شان دیکھ کر حیران رہ گئے۔ اور اپنا سفرِ حج تبدیل کر کے وہیں مقیم ہو گیا[۲]

مشہور ہے کہ جب نوح بن منصور نے الصاحب بن عباد کو وزارتِ عظمیٰ پیش کی تو اس نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ انکار کے اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی تھا کہ میری کتابوں کا منتقل کیا جانا مشکل ہوگا۔ جو چار سو اونٹوں پہ

---

[۱] البلدان ص ۱۷۱ [۲] معجم الادباء جلد ۵

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لا دکھ لائی جاسکتی تھیں۔ چنانچہ کتب خانہ میں رہنا ہی پسند کیا۔[۱]

کتب خانوں میں کتابوں کی کثیر تعداد کے ساتھ بہت اچھے عمارت بھی تعمیر کئے جاتے تھے عظیم الشان فاطمی کتب خانے کی عمارت اس قدر وسیع تھی کہ اس میں چالیس کمرے تھے اور ہر کمرہ میں اٹھارہ ہزار کتابوں کے رکھنے کی گنجائش تھی۔[۲]

ابو الحسن البیہقی کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے الصاحب بن عباد کے کتب خانے کی فہرست دیکھی تھی فہرست کی دس جلدیں تھیں۔ حنین بن اسحاق خلیفہ مامون الرشید کے دور میں جن کتابوں کا عربی میں ترجمہ کرتا تھا خلیفہ مامون الرشید ان کتابوں کے وزن کے برابر اس کو سونا عطا کرتا تھا۔

الواثق کی توجہ غیر زبان کی کتابوں کے تراجم پر مرکوز تھی۔ یحییٰ بن ماسویہ اس کا دستِ راست تھا۔ اور واثق اس پر انعام و اکرام کی بارش کیا کرتا تھا ایک مرتبہ اس نے تین لاکھ درہم عطا کئے۔

محمد بن عبد الملک الزیات کے مترجمین اور کاتبوں کے معاوضہ کا ماہانہ خرچ دو ہزار دینار بتایا جاتا ہے۔

[۱] معجم الادباء جلد ۳   [۲] الخطط صہ ۴۰۷   [۳] از تاریخ تعلیم و تربیت اسلامیہ۔ ڈاکٹر احمد شبلی

خوشخبری

دعوات حق کی دوسری جلد

جلد اول دستیاب نہیں

شیخ الحدیث مولانا عبد الحق مدظلہ کے خطبات و مواعظ اور ارشادات کا عظیم الشان مجموعہ علم و حکمت کا گنجینہ جسکی پہلی جلد کو ہر طبقے میں سراہا گیا۔ اور اہل علم و خطباء اور تعلیم یافتہ طبقہ نے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ اور جس کا کوئی ایک نسخہ بھی اس وقت دستیاب نہیں ——— الحمد للہ کہ انتظار شدید کے بعد اسکی دوسری جلد کتابت و طباعت کے مراحل سے گذر کر شائع ہوگئی ہے۔ تقریباً ساڑھے پانچ سو صفحات پر مشتمل اس دوسری جلد میں بھی دین و شریعت۔ اخلاق و معاشرت۔ علم و عمل۔ نبوت و رسالت۔ شریعت و طریقت کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس پر حضرت مدظلہ نے عام فہم اور درد و سوز میں ڈوبے ہوئے انداز میں گفتگو نہ کی ہو۔ آج ہی کتاب طلب کیجئے ورنہ جلد اول کی طرح اسکی نایابی پر بھی افسوس کرنا پڑے گا۔ صفحات ۵۲۰۔ قیمت چالیس روپے۔ طباعت آفسٹ۔ جلد دیدہ زیب۔

مؤتمر المصنفین۔ دار العلوم حقانیہ۔ اکوڑہ خٹک۔ (پشاور)

© rasailojaraid.com